تحریک پاکستان

تحریک پاکستان کی تاریخ کا جب حوالہ آتا ہے تو ذہن خود بخود حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سر زمین پر آستانہ عالیہ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کاوجود نہ ہوتا تو آج ہم کسی ہندو کے نوکر یا کسی گورے کے گھر کا جھاڑو پوچا کرتے دکھائی دیتے یہ تو امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں آزاد وطن کی آزاد فضاؤں میں سانس لینے کا موقع عطا فرمایا۔ اور ہمیں ہندوں اور انگریزوں سے نجات عطا فرمائی۔

تعارف حضرت امیر ملت حافظ پیر سیدجماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ:

آپ 1834ءمیں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین سید ہیں اور اڑتیس واسطوں سے آپکا شجرہ نسب حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے جا ملتا ہے۔آپ کے والد گرامی کا نام حضرت پیر سید کریم شاہ تھا،انہوں نے اس ہونہار بیٹے کی تعلیم وتربیت کا خاطر خواہ بندوبست کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے سات سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔آپ نے نامور استاتذہ سے دینی تعلیم حاصل حاصل کی۔آپکی تعلیم کا معیار اتنا بلند تھا کہ ایک بار آپ نے فرمایا کہ مجھے 10ہزار احادیث بمع اسناد کے یاد ہیں۔ آپکا حافظہ اتنا مضبوط تھا کہ دو رکعت میں قرآن مجید سنا دینا آپکا معمول تھا۔ روحانی تربیت کے لیے آپ نے چورہ شریف بابا جی فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی اور بابا جی نے کچھ ہی عرصہ میں آپکو کو لوگوں کی تربیت پر مامون فرما دیا۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری بیسوی صدی عیسوی کے ابتدائی نصف میں شاید واحد شیخ طریقت تھے جن کے عقیدت مندوں کا حلقہ ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا۔ افغانستان کے بادشاہ نادر شاہ اور نظام حیدر آباد دکن اور میر عثمان علی خاں جیسے حکمران بھی عقید ت مندوں میں شامل تھے۔امیر ملت اگرچہ بنیادی طو رپر عالم او رپیر طریقت تھے لیکن سماجی و سیاسی معاملات پر بھی آپ کی گہری نظر تھی ،لہٰذا جہاں آپ مذہبی حوالے سے معروف و مقبول تھے وہاں ایک سیاسی مصلح کی حیثیت سے بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ تحریک پاکستان حجاز ریلوے لائن کی تعمیر ،مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی توسیع اور آل انڈیا مسلم لیگ کو مقبول بنانے میں نہ صرف آپ نے بھرپور حصہ لیا بلکہ اپنی جیب خاص سے لاکھوں روپے اور اپنے عقیدت مندوں سے ان مقاصد کے لئے لاکھوں روپے کے فنڈز بھی دلوائے خصوصاً آل انڈیا مسلم لیگ کو برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کا اعزاز دلواناحضرت امیر ملت کا مرہون منت ہے ۔ اس مضمون میں امیر ملت کی تحریک پاکستان میں ادا کئی گئی کوششوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تحریک پاکستان کا پس منظر:

1857 کی جنگ آزادی کے بعد انگریز عملی طور پر ہندوستان کو ہندوں کے حوالے کرنا چاہتے تھی اور ہندوں نے بھی کئی مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ قائد اعظم نے تحریک پاکستان کے لیے مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم ہندوں سے علحدہ قوم ہیں اس لیے ہمارا ملک علیحدہ ہونا چاہیے ۔ مگر

افسوس اس دور کے کچھ نا سمجھ مسلمان قائد اعظم کی اس کوشش کو دیوانہ پن سجمھتے اور الٹا قائد اعظم کے راستے میں روکاوٹیں کھڑی کرتے ، کبھی جلسے نہ کرنے دیتے اور کبھی کہتے کہ مسلمان تو بہت کم تعداد میں ہیں اس لیے انکو علحدہ وطن کی ضرورت ہی نہیں ، کبھی قائد اعظم کو کافر کہتے ،اور ہندوں مسلمانوں پر ظلم بھی کرتے تھے ، اس موقع واحد پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت تھی جس نے نا صرف قائد اعظم کا ساتھ دیا، بالکل لوگوں کو طریقے سے سمجھایا کہ ہم ہندوں سے علحدہ ہیں جو بھی ہندوں کی جماعت کانگرس کو ووٹ دے گا اسکا فائدہ ہندوؤں کو ہو گا۔ حضرت امیر ملت ہندوستان بھر کے تبلیغی روحانی دوروں کے دوران مسلم لیگ کا پیغام گھر گھر پہنچایا حتی کہ مسلم لیگ برصغیر کے چپے چپے میں مقبول عام جماعت بن گئی اور بوڑھے بچے جوان کی زبان پر مسلم لیگ زندہ باد کے پر سرور نعرے گونجنے لگے۔ حضرت امیر ملت نے اپنے صاحبزدگان خلفاء اور مریدوں کو حکم دیا کہ دل وجان سے مسلم لیگ کی حمایت کریں رکنیت اختیار کریں اور قائداعظم کے سپاہی بن کر مسلم لیگ کو ہر دل کی دھڑکن بنا دیں ۔اور درج زیل میں پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی تحریک پاکستان کی کوششوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

تحریک پاکستان کے لیے پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کوششیں:

مطالبہ پاکستان کو مقبول بنانے کے لئے آپ نے ضعیفی اور ناتوانی کے باوجود بھر پور جدوجہد کی

1۔ مسلم لیگ کا سنگ بنیاد اور امیر ملت کا تعاون

2۔تحریک پاکستان کے لیے قائد اعظم کی امیر ملت سے ملاقات اور تعاون کی اپیل

3۔ مسلمانوں کو ہندوں کی جماعت گانگرس کو ووٹ نہ دینے پر مائل کرنا

4۔ قائد اعظم کی کردار کشی کرنے والے لوگوں کے سامنے قائد اعظم کا مثبت کردار پیش کرنا

5۔ مسلمانوں کی اکثریت والے علاقوں کا نقشہ بنانا

6۔ ہندوستان کے پیران عظام کو عملی طور پر میدان عمل میں اترنے کے لیے ابھارنا

7۔قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ اور امیر ملت اور حوصلہ افزا خط

8۔قائد اعظم کو تحائف اور ولی اللہ کا لقب دینا

9۔ امیرملت کا ہر شہر اور گاؤں میں مسلم لیگ کے دفاتر کھولنا اور جلسے کروانا

10۔آل انڈیا سنی کانفرنس جو ہر دس سال بعد ہوتی تھی اسمیں مسلم لیگ کی سپورٹ

اور 1906سے1932تک آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم نو، قائد اعظم کی قیادت کو مقبول بنانے اور تحریک پاکستان کی کامیابی کے لئے نہایت سر گرم عمل رہے۔ اس دور میں آپ نے ہندوستان گیر دورے کرکے مسلمانوں سے خطاب کیا۔ عقیدت مندوں کے نام پیغامات جاری کئے اور کثیر تعداد میں خطوط لکھے۔اس دور کے اخبارات و دستاویزات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علماء ومشائخ میں شاید

سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کی ضرورت اور اہمیت کو سنجیدگی کے ساتھ نہ صرف محسوس کیا بلکہ خود کو اس عظیم مقصد کے لئے وقف کر دیا

1902میں جب ڈھاکہ میں مسلم لیگ کی بنیاد:

سرکردہ مسلمان لیڈروں مثلاً مولانا محمد علی جوہر،نواب محسن الملک،نواب وقارالملک اورجسٹس شاہ دین ہمایوں وغیرہ ہم نواب سلیم اللہ والئی ڈھاکہ کے ہاں سرجوڑ کربیٹھے اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی نام سے ایک سیاسی تنظیم کا اعلان کیا تو حضرت امیر ملت قدس سرہ کے میلانات طبع اس کی طرف ملتفت ہونے لگے اور آپ نے اس کے سیاسی کارکنوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور دامے درمے قلمے سخنے اور قدمے حمایت اور سرپرستی فرماتے رہے یہ سلسلہ جاری رہا۔

1932میں جب قائداعظم کی امیر ملت سے ملاقات:

مسلم لیگ کی تنظیم نو کے سلسلے میں قائد اعظم حضرت امیر ملت کی خدمت میں لاہور میں حاضر ہوئے اور تحریک پاکستان کی اعانت و حمایت کی درخواست کی تو برصغیر میں سب سے پہلے امیر ملت ہی نے قائداعظم کو اپنے مکمل اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

اپریل 1938میں حضرت امیرملت کی کوہاٹ میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھنا

کوہاٹ میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے مسلمانوں کو تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا سب مسلمان آپس میں متفق ہو کر اسلامی جھنڈے تلے آ جاؤ ہندو مسلمان کا ہرگز خیر خواہ نہیں ہو سکتا آج کل اطراف عالم میں جو مظالم ہندو کی طرف سے مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ایسے مظالم کو سامنے دیکھ کر اب بھی اگر کوئی مسلمان ان سے اختلاط کرے خواہ وہ مولوی ہو عالم یا پیر اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالی مسلمانوں میں اتفاق واتحادپیدا فرمائے

22اپریل 1938 میں ہندوؤں کی جماعت کو ووٹ نہ دینے کا وعدہ لینا:

جامع مسجد کلاں میانہ پورہ سیالکوٹ میں خطبہ جمعتہ المبارک میں ارشارد فرماتے ہوئے حضرت امیر ملت نے حقانیت اسلام کے موضوع اڑھائی گھنٹے کے ایمان افروز اور باطل سوز خطاب میں فرمایا مسلمانوں آج ایک جھنڈا اسلامی ہے اور دوسرا کفر کا تم کس جھنڈے کے سائے میں رہو گے ؟ ’’ سب حاضرین نے متفقہ آواز میں کہا کہ اسلام کے جھنڈے کے سائے میں پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھوا کر حاضرین سے وعدہ لیا کہ ہندوؤں کی جماعت کانگرس کو ووٹ نہ دیں گے۔ بلکہ ان سے شامل ہونے والوں کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ نہ رکھیں گے۔ نہ ان کی نمازِجنازہ پڑھیں گے اور نہ ان کو اپنے قبرستان میں مرنے کے بعد دفن کریں گے۔

دسمبر1938ء میں حضرت امیر ملت برائے حج کراچی سے روانہ ہوئے۔جہاز کی روانگی کے انتظار میں چار دن کراچی قیام کرناپڑا۔ اس اثناء میں کراچی شہر کے قاضی صاحب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ مسلم لیگ کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے؟یہاں صوبہ سندھ میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہوگئیں ہیں۔ ایک مجبور کرتی ہے کہ کانگریس میں شامل ہوں اور دوسری

زور لگاتی ہے کہ مسلم لیگ میں داخل ہوں۔آپ نے جواباً فرمایا :’’قاضی صاحب !آپ کے سامنے دو علم ہیں ایک ’حق کا باطل کا۔ فرماؤ آپ کونسا علم پسند کریں گے۔کفر کا اسلام کا؟قاضی صاحب نے کہا کہ حضور !مسئلہ سمجھ میں آگیا ۔

11مئی 1938کو انجمن خدام الصوفیہ ہند علی پور سیداں کے 35ویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر ملت نے فرمایا کہ’’ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہوں کیونکہ اس وقت کفر اور اسلام کی آپس میں جنگ ہے۔ ایک طرف کفر کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف اسلامی پرچم ہے۔ جو مسلم لیگ کا ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہے بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس وقت مسلمانوں کو بچانے کے لئے اسلام اور اسلامی شعائرکی حفاظت کے لئے تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہوجائیں۔ ’’حضرت امیر ملت کے اس اعلان کے بعد لوگ دھڑا دھڑ مسلم لیگ میں شامل ہونے لگے۔ حتیٰ کہ جلد ہی مسلم لیگ مقبول ترین عوامی جماعت بن گئی۔ حضرت کے مریدوں نے پورے ملک میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرکے تحریک پاکستان کو ایک ولولہ تازہ بخشا ۔

1939ء میں امیر ملت کا پاکستان کے لیے مسلم اکثرتی علاقے کی وضاحت کیلئے نقشہ تیار کروانا:

برصغیر میں پاکستان کی آواز تو بلند ہو رہی تھی لیکن اس کی علمی شکل اب تک کوئی پیش نہ کر سکا ۔ حضرت امیر ملت نے اپنے مرید خاص پروفیسر ڈاکٹر سید ظفر الحسن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو اس کام پر مامور کیا کہ ایک ایسا نقشیہ تیار کیا جائے جس میں واضح طور پر پتا چل سکے کہ کون کون سے علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تا کہ وہ پاکستان میں شامل ہوسکیں ۔ جس پر ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگرد ڈاکٹر افضال حسین قادری کے تعاون سے ستمبر1939میں "علی گڑھ سکیم" کے نام سے ایک عملی نقشہ اور تجویز مسلم لیگ کی مرکزی قیادت کے سامنے پیش کی۔ جس کی بہت پزیرائی کی گئی، اور واضح طور پر منزل کا تعین ہو گیا کہ کون کون سے علاقے مسلمانوں کے ہیں اور یہ سب پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دور اندیشی کا ہی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کو اپنی دھندلی منزل نقشہ کی صورت میں واضح نظر آنے لگی۔یہ بات قابل غور رہے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی بنیاد رکھنے میں قبلہ عالم نے اس دور میں لاکھوں روپے چندہ دیا تھاجو کہ آج کا کروڑوں روپے بنتا ہے اس شرط پر دیا کہ طلبا پانچ وقت نماز پڑھیں گے اور دینیات کی تعلیم لازمی پڑھائی جائے گی

23 مارچ 1940 دو علحدہ قوم "مسلمان اور ہندو دو علحدہ قومیں"کے نظریہ میں کامیابی:

23مارچ1940کو اقبال پارک لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس قرار داد پاکستان منعقد ہوا۔ تو حضرت امیر ملت نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی نمائندگی کے لئے مولانا عبد الحامدبدایونی، مولانا عبدالغفور ہزاروی، کو بھیجا اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیاز ی اس وقت نوجوان طلبا ء کی نمائندگی کر رہے تھے اول الذکر دونوں حضرات مسلم لیگ کے باقاعدہ ممبر ’’ مبلغ اور جانثار خادم تھے۔ اس موقع پر حضرت امیر ملت نے ایک بیان جاری فرمایا کہ’’مسلم لیگ ہی ایک عوامی جماعت ہے مسلمانو! سب اس میں شامل ہو جاؤ اگر اس میں شامل نہ ہو گے تو اور کونسی جماعت ہے جو مسلمانوں کی ہمدرد ہو سکتی ہے۔کانگریس سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کرے

گی۔’’فضول ہے۔ ’’انہی دنوں قائداعظم علیحدہ قومیت کی بنیاد پر جدا گانہ حکومت کا نظریہ منوانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔حضرت امیر ملت نے 23مارچ1940 کو قرار داد پاکستان کے مبارک موقع پر حسب ذیل تہنیتی ارسال فرما کر اپنی بھرپور تائید و حمایت کا یقین دلایا۔تار کا مضمون یہ تھا ’’فقیر مع نو کروڑ ممیع اہل اسلام ہند ’’’دل وجان سے آپ کے ساتھ ہے۔ اور آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہے اور آپ کی ترقی مدارج کے لئے دعا کرتا ہے۔

1943ء میں قائداعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ نے اس وقت حیدر آباد دکن انڈیا میں مقیم تھے۔ وہاں سے قائداعظم کے نام ایک ہمدردانہ و ہمت افزا پر خلوص خط مع تبرکات بمبئی کے ایڈریس پر ارسال کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لئے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں وہ میرا کام تھا، لیکن میں سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف و ناتواں ہوں۔ یہ بوجھ آپ پر آن پڑھا ہے، میں آپ کی مدد کرنا فرض فرض تصور کرتا ہوں۔ میں اور میرے متوسلین آپ کے معاون مدد گار ثابت ہوں گے۔

امیر ملت کا قائد اعظم کو جائے نماز، تسبیح اورنادر قلمی قرآن پاک کا تحفہ اور ولی اللہ کا لقب:

حضرت پیر جماعت علی شاہؒ نے ایک بار قائداعظم محمد علی جناح ؒکو نادر قرآن پاک کا قلمی نسخہ، جائے نماز، تسبیح، کشمیری شال اور آب زم زم تحفے میں بھیجا ۔ بانی پاکستان نے تحفوں کے جواب میں ایک خط حضرت پیر جماعت علی شاہؒ کو تحریر کیا۔ خط میں بانی پاکستان نے پیر صاحبؒ تحفہ بھیجنے پر شکریہ ادا کیا اور عرض کی کہ حضورمیں جانتا ہوں کہ آپؒ نے یہ تین مقدس اشیا تحفے میں مجھے کیوں بھیجی اور ان کے پیچھے کیا وجہ ہے۔

1۔آپؒ نے قرآن پاک اس لیے بھیجا کہ میں پڑھ کر اللہ کے احکامات کو جانوں اور اسے نافذ کروں

2۔جائے نماز اس لیے بھیجا کہ جو آدمی اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی اطاعت اس کی قوم بھی نہیں کرتی،

3۔تسبیح اس لیے بھیجی کہ میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجوں کہ جو درود شریف نہیں پڑھتا اس پر اللہ کی رحمت نہیں ہوتی۔

خط حضرت پیر جماعت علی شاہؒ کو موصول ہوا ۔ آپؒ نے بانی پاکستان کا خط کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ خط پڑھنے کے بعد حضرت پیر جماعت علی شاہؒ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم ، محمد علی جناح اللہ کے ولی ہیں۔ اسے کیسے پتہ لگا کہ یہ تحفے میں نے اسی نیت سے بھیجے ہیں

1944 میں سرینگر کشمیر میں قائد اعظم کی دعوت اور دو جھنڈے عطا کرنا:

1944میں حضرت امیرملت نے سرینگر نشاط باغ میں قائداعظم کی دعوت کی۔ یہ دعوت فرشی تھی۔ قائداعظم نے حضرت کے ساتھ نیچے بیٹھ کر کھانا کھایا جس میں 46 قسم کے مختلف کھانے تیار کرائے گئے جس سے قائداعظم بہت محفوظ ہوئے۔ حضرت امیر ملت کے خادم اور خلیفہ، عظیم کشمیری لیڈر

چوہدری غلام عباس بھی قائداعظم کے ہمراہ تھے ۔آپ نے قائداعظم کو دو چھوٹے چھوٹے جھنڈے عطا فرمائےاور فرمایا کہ آج کے بعد جہاں بھی جائیں اپنے خطاب کے بعد لوگوں کو مخاطب کرکے پوچھیں کہ دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا ہے ار دوسرا کفر کا۔ اسلام کا جھنڈا مسلم لیگ کا جو سبز ہے اور کفر جھنڈا کانگرس کا ہے جو سیاہ ہے ۔ تم کس جھنڈے کے نیچے آنا چاہتے ہو ۔لوگ کہیں گے اسلام کے جھنڈے کے نیچے تو آپ کہنا کہ وہ ہمارے پاس ہے ۔

پھر آپ نے قائداعظم کو کامیابی کی پیشگوئی فرمائی اور ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی آپ کی پیشگوئی پر کامل یقین کرتے ہوئے قائداعظم نے لاہورکے ایک عظیم الشان جلسہ 2نومبر 1945میںاعلان فرمایا کہ”میرا ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیر ملت مجھ سے فرما چکے ہیں ۔“

1944ء میں مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ کا نعرہ:

کانگرسی علماءنے پاکستان کی مخالفت میں سر دھڑ کی بازی لگا رکھی تھی تو حضرت امیر ملت نے قیام پاکستان کی حمایت میں اطراف و اکناف ملک کے دورے کئے اور قائداعظم کے حق میں فضا ساز گار بنائی اور قد آدم اشتہارات کے ذریعے مسلم لیگ کی مکمل اور بھرپور حمایت کا اعلان فرمایا اور قوم کو نعرہ دیا ” کہ مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ “ آپ کی جامع اور مدلل تقار یرسن کرلوگ کانگریس سے الگ ہوکر مسلم لیگ میں شامل ہوتے جاتے۔

1945میں قائد اعظم کو "اللہ کا ولی " کا خطاب عطا کرنا:

1945ء میں جمعیت علمائے ہند، مجلس احرار اور دیگر جماعتوں نے قائداعظم پر گھٹیا رکیک اور گھناؤ نے حملے شروع کر دیئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی قائداعظم کا مذہب پوچھتا ہے کوئی جناح کو کافر کہتا ہے کوئی ابوجہل اور کوئی ملعون ٹھراتا ہے اور کوئی مرتد بناتا ہے کوئی انگریز کا ایجنٹ کہتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ اللہ کا ولی ہے اور ایک وقت آئے گا کہ تم اس کو رحمتہ اللہ علیہ کہنے پر مجبور ہوگے۔

علامہ اقبال اور امیر ملت

علامہ اقبال کو امیر ملت سے گہری عقیدت تھی۔ ایک بار امیر ملت کی صدارت میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہو رہا تھا۔ جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی۔ علامہ اقبال ذرا دیر میں آئے اور امیر ملت کے قدموں میں بیٹھ کر کہا: ”اولیا ءاللہ کے قدموں میں جگہ پانا بڑے فخر کی بات ہے۔“ یہ سن کر امیر ملت نے فرمایا: ”جس کے قدموں میں ”اقبال“ آ جائے اس کے فخر کا کیا کہنا۔“

علامہ اقبال کے آخری ایام میں ایک محفل کے دوران میں امیر ملت نے کہا: ”اقبال! آپ کا ایک شعر ہمیں بے حد پسند ہے۔“ پھر یہ شعر پڑھا:

ـہ کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

علامہ اقبال کی خوشی دیدنی تھی چنانچہ آپ نے کہا: ”ولی اللہ کی زبان سے ادا ہونے والا میرا یہ شعر میری نجات کے لیے کافی ہے۔“

30اکتوبر 1945ءکے روز نامہ وحدت ” دہلی میں حضرت امیر ملت کابیان شائع ہوا ۔آپ نے فرمایا
ہندوستان بھر میں صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو بجا طور پر مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت اور پاسبانی کر رہی ہے ۔اس لئے مسلم لیگ کی ہر ممکن امداد کرکے اس کو کامیاب بنانا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور جو قائداعظم اور مسلم لیگ کی مخالفت کر رہے ہیں وہ دشمنان اسلام ہیں اس لئے اہل اسلام کے لئے لازم ہے وہ مخالفین پاکستان کے حق میں ووٹ نہیں دیں گے کسی مسلمان کا اُس سے کوئی تعلق نہ ہوگا، کوئی مسلمان اس کا جنازہ نہیں پڑھے گا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے گا ۔اس فتوے کو دیگر اخبارات نے مختلف زبانوں میں شائع کیا ۔اشتہارات کی شکل میں چھپ کر ملک کے کونے کونے میں پہنچ گیا اور ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن بن گیا۔

1946 آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں مسلم لیگ اور قائد اعظم کی کھل کر سپورٹ:

ہندوستان میں ہر دس بعد آل انڈیا سنی کانفرنس ہوا کرتی تھی جنکی ہزاروں کی تعداد میں علما اور مشائخ شرکت کرتے تھے اور صدارت امیرملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کرتے تھے، 1946 کی کانفرنس میں کسی نے امیر ملت کو خبر دی کہ کانگرسی علماء نے اس کانفرنس میں قائد اعظم کو کافر اعظم ، ملعون اور مرتد کہنے کی قرار داد تیار کر رکھی ہے، چونکہ صدارت امیرملت رحمتہ اللہ علیہ کی تھی آپ نے سٹیج پر آ کر بر ملا کہا کہ کوئی قائد اعظم کو کافر، ملعون اور کوئی مرتد کہتا ہے مگر میں اسکو اللہ کا ولی کہتا ہوں ، اپنی طرف سے نہیں بلکہ قرآن کی طرف سے پھر آپ نے قرآن کی سورہ میریم کی آیت 96 اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا(96) (بےشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن لوگوں کے دل میں محبت پیدا کردے گا) تلاوت فرمائی اور کہا کہ قائد اعظم کی محبت کڑوڑوں مسلمانوں کے دلوں میں اللہ نے پیدا کی ہے اور وہ اللہ کا ولی ہے

صوبہ سرحد کا امیر ملت کی تحریک پر پیر آف مانکی شریف اور پیر آف زکوڑی شریف کے ذریعے پاکستان میں شامل ہونا:

امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ نے جب تمام ہندوستان کے اکابرین اور پیران عظام کو تحریک پاکستان اور مسلم لیگ میں شمولیت کے لیے میدان عمل میں دعوت دی ، تو پیر امین الحسنات المشہور پیر آف مانکی شریف نے سب سے پہلے لبیک کہتے ہوئے آپ کے علی پور شریف حاضری دی ۔

قیام پاکستان سے پہلے سرحد موجودہ خیبر پختونخواہ میں کانگریس کی وزارت تھی اور اس بات کا شدید خطرہ تھا کہ سرحد شاید پاکستان کا حصہ نہ بن پاے گا --- باچا خان نے پہلے پہل اعلانیہ قیام پاکستان کی مخالفت کی جب دال گلتی نظر نہ آئی تو نسلی تعصب کو ہوا دینا شروع کردی ، مقصد

صرف یہ تھا کہ سرحد پاکستان کا حصہ نہ بنے ---- الحمد اللہ ان حالات میں دو شخصیات ایسی ہیں جن کا کردار تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جاے گا ، ایک سید امین الحسنات آف مانکی شریف نوشہرہ اور دوسرے پیر عبد الطیف آف زکوڑی شریف ڈیرہ اسماعیل خان۔ اور یہ دونوں شخصیات پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی دعوت پر ہی میدان عمل میں اترے۔ ان دو حضرات کی دعوت خاص پر قائد اعظم محمد علی جناح سرحد تشریف لاے ، ان دونوں ہستیوں کی کوشش سے سرحد میں تحریک پاکستان میں جان پڑ گئ ، اسلامی اخوت نے نسلی تعصب کا جنازہ نکال دیا --- تحریک پاکستان لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئ حتٰی کہ سرحد جیسے علاقے میں برقعہ پوش خواتین کے ایک ایک میل لمبے جلوسوں نے ریفرنڈم سے پہلے ہی بتا دیا کہ سرحد ، پاکستان ہے

قائد اعظم اور پیر آف مانکی شریف کی میٹنگ کی پرانی اور نئی تصویر

امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی قیام پاکستان بعد قائد اعظم سے فرمایا کہ ملک بنانا آسان ہے مگر ملک چلانا مشکل ، میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی آپکو ملک چلانے کو توفیق عطا فرمائے ، پاکستان بننے کے بعد جب ہندوستان ے مہاجرین بے یارو مددگار پاکستان آئے تو تب بھی امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ نے انکی آبادکاری اور سہولتکاری کے ان تھک کوششیں نہ صرف خود کی بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پر ابھارا